بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۷۷	۹ صفر ۱۳۹۱ھ، ۶ شہادت ۱۳۵۰ہش، ۶ اپریل ۱۹۷۱ء	جلد ۶۰/۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۶ شہادت۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج بھی اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بہت سوز اور درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں گردہ میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۴ شہادت حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ تاہم آج پھر ایکسرے ہو رہا ہے اس کے بعد پتہ چلے گا کہ اصل تکلیف میں کس حد تک فرق پڑا ہے۔ یاد رہے گزشتہ ماہ حضرت سیدہ کو گرنے کی وجہ سے کمر میں چوٹ آئی تھی اور پسلیوں میں بھی درد رہنے لگا تھا۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں۔

ربوہ ۳ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کی رو سے باطنی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ظاہری صفائی اور طہارت و نظافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ باطنی پاکیزگی کے حصول کے لئے ظاہری صفائی اور پاکیزگی کا التزام بھی ضروری ہے اس ضمن میں آپ نے احباب کو جسم اور کپڑوں کی صفائی نیز گھروں، محلوں اور علاقہ میں صفائی کا خصوصی اہتمام کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے ظاہری صفائی سے متعلق بعض اسلامی احکام اور ان کی حکمت نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمدّنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام کا ہونا ضروری ہے

انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اتباعِ امام کو اپنا شعار بنائے اور اتحاد کی برکات سے مستفیض ہو

"قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ یہ آیت نبوّت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اُونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے ابل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سِرّ ہے؟ کیوں اِلَی الْجَمَلِ بھی تو ہو سکتا تھا؟ ..... اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جمل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور ابل اسم جمع ہے یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدنی اور اجتماعی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جمل میں جو ایک اُونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اس لئے ابل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اُونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوّت رکھی ہے دیکھو۔ اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اُس اُونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں۔ اور وہ اُونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اُونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور اُن میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اُونٹ کی سرشت میں اتباعِ امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے افلا ینظرون الی الابل کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اُونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدّنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے بس دُنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے پھر اُونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ بس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کیلئے تیار اور محتاط رہنا چاہیئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

اُنظُر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح دیکھنا نہیں ہے بلکہ اس سے اتّباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اُونٹ میں تمدّنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتّباعِ امام کی قوّت ہے اسی طرح پر انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اتّباعِ امام کو اپنا شعار بناوے کیونکہ اُونٹ جو اس کے خادم ہیں اُن میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۳-۱۳۴)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ شہادت ۱۳۴۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقرار باللسان و تصدیق بالقلب

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بس زبان سے مان لیا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ضروری ہے تو اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان لایا جائے جس سے ہمارے اعمال پر اچھا اثر پڑے اور جو ہمارے اعمال سے ظاہر ہو۔ ورنہ اٰمنت باللہ۔ اٰمنت باللہ کی رٹ لگانے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ محض تضیع اوقات ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق انجیل کی روایت کہ آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا نام بے فائدہ مت لے۔

حقیقی دین اسی کو ملتا ہے جو اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب پر مبنی ہو۔ دل کی تصدیق کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے ایمان کی جھلک اپنے اعمال میں بھی دکھائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے۔ اس کو حاضر ناظر جان مان کر پیدا نہیں ہوتا؟ دیکھو انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے مجھے اس کا اقرار ہے میں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں کوئی پرمیشر کہتا ہے کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعویٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافعہ کو لینا چاہتا ہے۔ دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جب کہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کے کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر اس نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں یہ کہنا پڑے گا کہ نہیں نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔

پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے۔ یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔

یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی۔ درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا۔ اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے بظاہر اس کا کوئی درد یا دکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں۔ ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائے گا کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑھ گیان کی کوتاہی ہے پنڈت صاحب۔ میرا اصل منشاء تو یہ ہے کہ خدا کی ہستی پر تو ایمان ہے مگر پھر بھی گناہ ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس۔ آپ کیوں کہتے ہیں کہ ایمان ہے ایمان تو انسان کے نفسانی جذبات کو مردہ کر دیتا ہے اور گناہ کی قوتوں کو سلب کر دیتا ہے۔ آپ کو یہ سوال کرنا چاہیئے کہ گناہ سے بچنے کا کیا علاج ہے میں یہ کبھی نہیں مان سکتا کہ ایمان بھی ہو اور گناہ بھی ہو۔ ایمان روشنی ہے اس کے سامنے گناہ کی ظلمت رہ نہیں سکتی۔ بھلا یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ دن بھی چڑھا ہوا ہو اور رات کی تاریکی بھی بدستور موجود ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اصل سوال یہ رہ جاتا ہے کہ گناہ سے کیونکر بچیں۔ اس کا علاج وہی ہے جو میں نے بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان پیدا ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ تا ۲۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی موجودہ بے راہ روی اور اس کا علاج

ریڈیو فجی پر احمدی مبلغ اسلام کی ایک تقریر

چند دن ہوئے خاکسار نے جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں ریڈیو فجی پر ایک تقریر کی تھی جو کہ تمام فجی میں سُنی گئی اور پسند کی گئی تھی اس تقریر کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار محتاج دعا
محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج فجی مشن

میرے محترم فجیئن بھائیو اور بہنو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

یہ خاکسار بطور نمائندہ جماعت احمدیہ آپ سے چند نہایت ضروری باتیں کرنا چاہتا ہے اور سب دنیا کے خالق و مالک خدا اور اس کے رسولوں رشیوں اور انسانوں کے نام پر آپ سے نہایت محبت اور ادب سے اپیل کرتا اور امید رکھتا ہے کہ آپ از راہِ مہربانی انہیں گوشِ ہوش سے سن کر سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

دنیا کے نقشہ پر ذرا تنقیدی نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ آج ہماری اس دنیا کے کسی علاقہ میں بھی اُس پر بسنے والی قومیں باوجود خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت اور ہر چیز کی بافراغت موجودگی کے اب امن و امان خوشحالی باہمی تعاون و محبت اور اطمینان کی زندگی نہیں گزار رہیں اور مجموعی طور پہ قریب قریب دنیا کا ہر ملک افراتفری اور بے اطمینانی اور مختلف قسم کی ثقافتی اور معاشرتی خرابیوں کا شکار نظر آتا ہے ..... جدھر بھی نظر کریں مجموعی خوشحالی امن و انصاف اور شانتی کہیں نظر نہیں آتی۔

طاقتور قوموں کی حالت

پھر دُنیا کے چند بڑے بڑے طاقتور اور ترقی یافتہ ملک جنہیں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مادی طاقتوں مالی وسعتوں اور زرخیز و وسیع ملکوں اور ہر قسم کی دنیوی نعمتوں اور سامانوں کا مالک بنایا ہے ان کی حالت بھی اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ وہ دنیا کی دوسری چھوٹی قوموں اور کمزور اور غیر ترقی یافتہ ملکوں کی بے غرض خدمت اور بے لوث مدد کرنے کے سچے جذبہ سے یکسر محروم ہیں اور محض خدمتِ انسانیت کے جذبہ سے کمزوروں کو سہارا دینے اور ہمدردی سے اٹھانے کی بجائے وہ اپنی برتری اور اقتدار اور اپنے ہی پولیٹیکل مفاد کو ہر معاہدہ اور ہر معاملہ میں مقدم رکھتے ہیں۔ ان بڑے ملکوں کی آپس میں بھی بالکل نہیں بنتی۔ یہ بڑے ملک اپنی فوجی طاقتوں اور جنگی ایجادات میں ایک دوسرے سے مسابقت کرنے اور مدمقابل کو ہلاک کرنے کے لئے ایسے زبردست اور تباہ کن جنگی سامان نیوکلیئر ہائیڈروجن اور میگاٹن بم میزائل اور راکٹ وغیرہ بنا بنا کر جمع کرنے میں شب و روز مصروف ہیں کہ جن کے استعمال سے چند گھنٹوں میں روئے زمین سے انسان تو علیحدہ رہا ہر قسم کی زندگی ختم کی جاسکتی ہے گویا اب ہر وقت اور ہر آن دنیا اس عظیم الشان خطرے سے دوچار رہتی ہے کہ آئندہ کسی وقت اور کسی لمحہ بھی ان بڑی طاقتوں اور قوموں کا طاقتی گھمنڈ اور کبر و غرور تمام دنیا کے لوگوں کو ہلاکت اور تباہی کے عمیق گڑھے میں دھکیل سکتا ہے اور بظاہر مادی اقتدار کے لحاظ سے آج نسل انسانی کی زندگی ان طاقتور لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

ہلاکت کے بادل

مذکورہ بالا ہولناک جنگی ہتھیاروں سے اس دنیا پر عالمگیر تباہی اور ہلاکت کے بادل کچھ عرصہ سے اب تقریباً ہمہ وقت ہی انسانی نسل کے سر پہ منڈلاتے رہتے ہیں اور آج کی ان طاقتور قوموں کے درمیان آئے دن کوئی نہ کوئی معاملہ یا جھگڑا انتہائی نازک صورت اختیار کر جاتا ہے مگر پھر دُنیا متوقع عالمگیر تباہی سے بال بال بچ جاتی ہے لیکن میرے دوستو! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایسے نازک حالات کے باوجود آج کی دُنیا کا انسان پھر بھی ٹس سے مَس نہیں ہوتا پھر بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا پھر بھی انسان اپنے ساتھی انسان سے انسانیت کا سلوک کرنے اور انسانی حقوق ادا کرنے سے گریزاں ہے پھر بھی وہ اپنے مَن کی آنکھیں کھول کر اپنے گرد و پیش کا جائزہ لینے اور دنیا پر منڈلاتی ہوئی موت اور ہلاکت کو نہیں دیکھتا اور باہمی محبت تعاون انصاف اَمن و صلح اور شانتی کی فضا پیدا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ جوں جوں نسلِ انسانی کی تباہی کے ظاہری امکانات بڑھتے جاتے ہیں توں توں آج کا انسان اپنی انسانیت یعنی باہمی اُنس و محبت اور پیار اور روحانی اور اخلاقی اقدار کھو رہا ہے اور دن بدن اپنے خالق و مالک خدا سے سرکشی اور دنیا پرستی کی طرف جھکتا جا رہا ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی

کس قدر افسوس اور حیرت کی بات ہے کہ باوجودیکہ انسان خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی طاقتوں اور عقل و دانش کے استعمال سے گذشتہ دس بیس سال میں سائنس ٹیکنالوجی مشینز تسخیر کائنات اور دیگر علوم و ایجادات میں ایسی حیرت انگیز ترقی کر چکا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں اس کا خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا پھر بھی وہ ان سب ترقیات اور کامیابیوں کے منبع یعنی اپنے پیدا کرنے والے خدا اور بتدریج ترقی دینے والے ربّ کی خدائی اور ربوبیّت کا عملی طور پر اعتراف کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے مقابل پر انسان روز بروز اپنی غفلت بدعملی مادہ پرستی اور روحانی اور اخلاقی اصولوں سے دوری اور بے زاری کے سبب اپنی زندگی کی راہوں میں خود ہی ایسی ایسی مشکلات اور لاینحل مسائل پیدا کر رہا ہے کہ اس کی سائنسی صنعتی اور علمی ترقی اسے فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کے لئے وبالِ جان بنتی جا رہی ہے غرضیکہ انسان اب دن بدن اپنے علم اور مادی ترقی کے گھمنڈ میں خدا سے سرکشی اور گمراہی کی طرف ہی بڑھ رہا ہے الا ماشاء اللہ۔

آج کی مغربی قوموں کی حالت

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دُنیا کے لوگ ظلم بے انصافی چوری ڈاکہ زنی جھوٹ فریب دھوکہ بازی لوٹ مار رشوت بدیانتی شراب خوری زنا قتل و غارت قومی اور نسلی امتیازات سفید و کالے میں منافرت اور ملکی و انفرادی بدعہدیوں اور جنسی بے راہ روی وغیرہ برائیوں میں اس کثرت سے ملوث ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ طوفانِ نوح میں ڈوبنے والے لوگ اور سدوم اور عمورا کی بستیوں کے ہلاک شدہ مجرم بھی ان جرائم اور گناہوں کو دیکھ کر شرما جائیں جو آج اس زمین پہ کئے جا رہے ہیں۔

اس حقیقت سے آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں کہ آج کے دَور میں خود انسان ہی کے ہاتھوں انسانی نسل کا دُنیا میں امن اور شانتی سے زندگی گزارنا اور باقی رہنا خطرے میں پڑ چکا ہے اور عام طور پہ ہر ملک کے حالات یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ آئندہ دس بیس سال کے اندر کسی وقت بھی تمام دنیا کا ایک خطرناک عالمگیر عذاب اور غیر معمولی تباہی اور بربادی سے تہس نہس ہو جانا بظاہر ناگزیر ہے پس اس سے زیادہ نازک اور ناگفتہ بہ حالت آج کی نسلِ انسانی کی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف انسان خود اپنی طاقت و حکومت کے گھمنڈ میں اور محض دنیوی طمع خود غرضی اور ہوس پرستی کے جنگل میں پھنس کر اپنے ہی ایجاد کئے ہوئے مہلک ہتھیاروں اور مشینوں کا بٹن دبا دینے پہ تلا ہوا اور تیار بیٹھا ہے اور دوسری طرف وہ اپنے ہی عملوں اور بدکرداریوں کے کارن اپنے خالق و مالک اور محسن و مہربان خدا کو اپنے اوپر اس قدر شدید طور پہ ناراض کر چکا ہے کہ اب اس کی سزا اور عذاب بھی مختلف شکلوں میں دنیا کے ہر حصہ میں ظاہر ہو رہے ہیں اور اس واحد و یگانہ خدا کی خفگی اور غضب نے اپنی ہولناک جھلکیں دکھانی شروع کر دی ہیں

کہیں پر زلزلوں کے ذریعہ آبادیاں ملیامیٹ کی جا رہی ہیں کہیں طوفانوں سمندروں لہروں اور سیلابوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر بھڑک رہا ہے اور جزیروں کے جزیرے اپنی تمام انسانی آبادی اور سرسبزی کے ساتھ تباہ ہو چکے ہیں کہیں پہ بھوک بیماریوں وباؤں اور مختلف قسم کے کائناتی حادثات سے آبادیاں ختم ہو رہی ہیں اور انسان ہلاک ہو رہے ہیں۔ انسان کی نادانیوں اور سرکشی کے نتیجہ میں اس کے خالق و مالک خدا کے غیظ و غضب اور قہر کی نشاندہی کر رہی ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم میں سورہ سجدہ آیت ۲۰ سے ظاہر ہے یہ طوفانوں اور زلزلوں کی کثرت اور دیگر مصائب دراصل عذاب اَدنیٰ کا حکم رکھتی ہیں جو محض تنبیہہ اور ایک قسم کی وارننگ کے لئے آ رہے ہیں اور پیش خیمہ ہیں اس عذاب اکبر کا جس کی تیاریاں دنیا کی بڑی اور طاقتور قومیں خود اپنے ہاتھوں سے کر رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کسی قوم کو ہلاک کرنے اور اسے بڑا عذاب دینے سے پہلے عذاب اَدنیٰ یعنی چھوٹے عذابوں سے اسے تنبیہہ کرتے اور ہوش میں آنے کا موقع دیتے ہیں لیکن پھر بھی توبہ نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کی صورت میں ہم اسے عذاب عظیم سے ہلاک کر دیتے ہیں جس سے پھر اس کا کچھ باقی نہیں رہتا اور اس کے تمدن و تہذیب اور نشانات کی بھی جڑیں کاٹ ڈالتے ہیں صرف کھنڈرات باقی رکھتے ہیں تاکہ دوسری قومیں ان سے عبرت پکڑیں۔

اے انسانو توبہ کرو

پس آج دنیا کے مختلف علاقوں میں جو طرح طرح کے عذاب اور تباہیاں آ رہی ہیں وہ عذاب اونے ہیں۔ اس واحد و قہار خدا کی طرف سے جس کی نافرمانی میں اب انسان حد سے گزر چکا ہے گویا وہ ہمیں تنبیہہ اور خبرداری کا سگنل دے رہا ہے کہ اے انسانو توبہ کرو میری نافرمانی مت کرو۔ انسانوں کی طرح میری اس دھرتی پر رہو اور آپس میں لڑنے کے مرنے مارنے سے باز آجاؤ۔ اور میری طرف جھکو میرے بندے بنو تاکہ بچائے جاؤ۔ ورنہ سر پر کھڑی ایٹمی جنگ اور تباہ کن عذاب تمہارے اس دنیا بھر کے سارے تانے بانے کو ختم کر کے اور تمہیں تمہاری ہی پیدا کی ہوئی بھٹی میں بھسم کر کے رکھ دے گا۔

مگر ہائے افسوس کہ اب بھی دنیا کی قومیں اور نادان انسان خدا کی بات پہ کان نہیں دھرتا اور اپنے من کی آنکھیں کھول کر اس زمین پاک اس پیاری پوتر دھرتی کو امن و شانتی اور پیار کا گہوارہ بنانے کی طرف مائل نہیں ہوتا بلکہ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگلے دس بیس سال دنیا کے لیے اور بھی زیادہ خطرناک اور مہلک ثابت ہوں گے۔ اور کوئی مصنوعی خلا کوئی ہتھیار کوئی ایجاد اور کوئی یو این یا لیگ وغیرہ نسل انسان کو بچانے یا امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔

خدا کے عذاب سے بچنے کی صورت

میرے دوستو! آج عذاب الٰہی اور اس کے غضب سے بچنے اور دنیا کو بچانے کی صرف ایک ہی صورت باقی ہے کہ دنیا کے لوگ مجموعی طور پر اس واحد و یگانہ اور رحیم و کریم خدا کی طرف جھک جائیں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے اجتناب کر کے توبہ کریں اور خدا تعالےٰ کے مقدس کلام قرآن کریم اور دوسری الہامی کتابوں کی پاک اور آسمانی تعلیموں پر عمل کرنے لگ جائیں اور بت پرستی ہوس پرستی اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات اور جوشوں سے اپنے آپ کو پاک کر کے خدا کی ان سچی تعلیمات کو اپنا لیں اس کے علاوہ انسانی نسل کے بچنے کی اب اور کوئی صورت نہیں۔

(باقی)

بقیہ صفحہ ۵ کمپیوٹر

سے قبل کہ وہ کیا کر رہی ہیں اسے تباہی کے کنارے تک پہنچا دیں۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بٹن دبا کر جنگ کرنے کا طریقہ اتنا سریع اور پیچیدہ ہو جائے گا کہ صرف مشینیں (کمپیوٹر) ہی اسے برت سکیں گی۔ کینٹ یونیورسٹی (کنٹربری) کی الیکٹرانکس لیبارٹری میں ایک نئی وضع کا کمپیوٹر بنایا جا رہا ہے جو مروجہ کمپیوٹروں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ یہ سیکھنے اور اکتساب کرنے کی صفت سے متصف ہوگا۔ روائتی کمپیوٹروں کو ہر نوع کی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ وہ ان معلومات کی بنا پر نتائج مرتب کرتے ہیں اور مسائل حل کرتے ہیں مگر مجوزہ کمپیوٹر انسانی دماغ کے مماثل ہوگا وہ مسائل کا فہم و ادراک حاصل کرے گا ان پر غور و فکر کرے گا اور پھر نتائج مرتب کرے گا۔ یہ کمپیوٹر ڈاک کی تقسیم سے لے کر طبی نمونوں کے تجزیے تک مختلف النوع فرائض انجام دے سکے گا یہ کمپیوٹر خود کار کنٹرول کے سلسلے میں بھی نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے مثلاً یہ جیٹ طیاروں کے لیے کم مسافتی فضائی ٹریفک کو کنٹرول کر سکے گا۔ اس کا اکتسابی سیل "سائیکلو مرکٹ" کا شاہکار ہے یہ مختلف فرائض نہایت منطقی طریقے سے انجام دیتا ہے یہ سیکھتا بھی ہے اور عمل کی صورت بھی متعین کرتا ہے یہی نہیں بلکہ عمل کی مختلف صورتوں کو باہم مربوط اور ہم آہنگ کرتا ہے اب تک جو تجربات ہوئے ہیں ان کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ بعض حالات میں یہ کمپیوٹر اپنے عمل کی صحت کے باب میں انسان کو پیچھے چھوڑ جائے گا۔ (ماخوذ)

لجنات نوٹ کر لیں

اس سال سالانہ اجتماع کے لئے کوئی الگ سرکلر نہیں بھجوایا جائے گا۔ اجتماع کے تمام کوائف سالانہ رپورٹ میں شائع کر دیئے گئے ہیں اور علمی مقابلوں کے عنوان بھی اسمیں درج کر دیئے گئے ہیں اس لئے لجنات سالانہ رپورٹ جس کی قیمت صرف عہ ہے جلد خرید لیں تاکہ سالانہ اجتماع کی تیاری کروا سکیں ایسا نہ ہو کہ رپورٹ ختم ہو جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمائش کتب سیرت خلفاء راشدینؓ

امسال انشاء اللہ خلفاء راشدین کی سیرت اور کارناموں پر مشتمل کتب کی ایک عظیم الشان نمائش کا انعقاد ماہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں احمدیہ لائبریری بندر روڈ کراچی پر کیا جا رہا ہے۔ یہ نمائش گزشتہ سالوں کی نمائش تراجم قرآن کریم۔ تفاسیر القرآن اور کتب سیرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک کڑی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نمائش کے متعلق اپنے مفید مشورہ سے نوازیں۔ نیز اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اجمل شاہد۔ احمدیہ لائبریری۔ ۱۴ بندر روڈ۔ کراچی)

سترہ آیات کے متعلق رپورٹ بھجواتے رہیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور عہدیداران مجلس اطفال کا فرض ہے کہ وہ اطفال کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروانے کا مستقل انتظام کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے جب تک سارے اطفال آیات یاد نہیں کر لیتے یہ کام برابر جاری رکھیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں اضافہ

مکرم اقبال احمد صاحب بھٹی جماعت احمدیہ تھہرہ ضلع حیدرآباد نے امسال وعدہ تحریک جدید بقدر ۴۶/- روپے سے ۱۰۰۰/- روپیہ تک بڑھا کر معاونین خصوصی میں شمولیت اختیار فرمائی ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

احباب جماعت سے ان کے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت، شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ ایک تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹۰ گولی بیس ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز دین کا ستون ہے

از مکرم شیخ سلیم الرحمٰن صاحب ابن شیخ لطف الرحمٰن صاحب مصطفیٰ آباد لاہور

(قسط نمبر ۳)

حضرت مسیح موعودؑ نے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ جہاں تک انسانی زندگی کا تعلق ہے خداتعالیٰ کی توحیدِ خالص کے چھ جلوے ہمیں نظر آتے ہیں۔ ذیل میں ہم توحید حقیقی کے اُن چھ جلووں کا ذکر کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ ہیں اور جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس مضمون کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ بعد ازاں ہم دیکھیں گے کہ یہ توحید حقیقی جس کے قیام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اَلدِّیْنُ الْقَیِّمَۃِ کا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے اپنے چھ کے چھ جلووں سمیت نماز پر عین منطبق ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ یہی نماز ہے جو دین قیّم کی راہ دکھاتی ہے۔

توحید حقیقی کے ۲ حصص ہیں۔ (۱) توحید علمی اور (ب) توحید عملی ہر دو کی آگے تین تین اقسام ہیں۔ اس طرح توحید کے چھ جلوے ہمیں نظر آتے ہیں وہ چھ اقسام یہ ہیں:۔

۱۔ توحید علمی فی حقوق اللہ
۲۔ توحید عملی فی حقوق اللہ
۳۔ توحید علمی فی حقوق العباد
۴۔ توحید عملی فی حقوق العباد
۵۔ توحید علمی فی حقوق نفس
۶۔ توحید عملی فی حقوقِ نفس

تفصیل اس اجمال کی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے۔

۱۔ توحید علمی فی حقوق اللہ:۔ اللہ تعالیٰ کو شناخت کیا جائے۔ اس کا عرفان اور معرفت حاصل کی جائے۔ اسے ہر نقص اور عیب اور کوتاہی سے پاک جانا
۲۔ توحید عملی فی حقوق اللہ:۔ اس کی اطاعت اخلاص سے بجالائے اور اطاعت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔
۳۔ توحید علمی فی حقوق العباد:۔ خدا کے سامنے بنی نوع انسان کو اپنے جیسا ہی کمزور اور لاشئے محض سمجھنا
۴۔ توحید عملی فی حقوق العباد:۔ یہ احساس ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے انسانوں کے مجھ پر حق قائم فرمائے ہیں
۵۔ توحید علمی فی حقوق نفس:۔ نفس امّارہ کے رذائل سے چوکس رہنا اور نفس کو بڑا کمزور سمجھنا۔
۶۔ توحید عملی فی حقوقِ نفس:۔ دل کو غیر اللہ سے بالکل خالی کر دینا۔

توحید کے چھ جلووں کا نماز پر انطباق

۱۔ توحید علمی فی حقوق اللہ: اس میں دو نکات ہیں۔ (۱) خداتعالیٰ کی شناخت اور معرفت (ب) اُسے ہر نقص اور ہر عیب سے منزّہ جاننا
جہاں تک پہلے نکتہ کا تعلق ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خداتعالیٰ کی شناخت نماز کا مقصود بالذات ہے بلکہ اس شناخت کے نتیجہ میں ملنے والا لقاء و وصال الٰہی یہاں مراد ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقعہ پر یوں واضح فرمایا ہے کہ

"میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خداتعالیٰ سے سچا تعلق اور حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے سب جذبے اور ارادے ہمہ تن نماز ہو جائیں"
(ملفوظات جلد اوّل ص ۱۶۳)

نیز فرمایا کہ "نماز ..... ذریعہ حصولِ قرب الٰہی ہے"
(ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۴۲)

پس وہ قرب الٰہی جس کا حصول خداتعالیٰ کی شناخت اور معرفت کے بعد میسّر ہوتا ہے نماز ہی کے ذریعہ ملتا ہے۔

دوسرے نکتہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ خداتعالیٰ کو ہر عیب سے، ہر نقص اور کوتاہی سے پاک سمجھا جائے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ نماز کا آغاز ہی اس نکتہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ یعنی اے ہمارے رب تو ہر عیب اور نقص سے پاک ہے اور تیرے لئے سوائے تعریف کے اور کوئی ذکر ہی نہیں سوجھتا۔

۲۔ توحید عملی فی حقوق اللہ۔ اس میں دو نکات ہیں (۱) اُس کی اطاعت اخلاص سے بجالائے (ب) اطاعت میں کسی کو شریک نہ کرے جہاں تک پہلے نکتہ کا تعلق ہے۔ اطاعت کا یہ اخلاص ہمیں نماز میں اپنی انتہائی مکمل صورت میں نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ اطاعت کے اخلاص کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں:۔

"نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے بطریق ادب کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے سب سے بڑا انکسار سجدہ ہے۔ جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے"
(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ص ۳۲)

دنیوی مثالوں میں اطاعت کے انتہائی اخلاص کے اظہار کے لئے غلام اور بادشاہ کا موازنہ کیا گیا ورنہ فی الحقیقت نماز میں انسان جس طرح اپنے معبود حقیقی کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہے اس کی مثال ہی نہیں ملتی۔

آئیے اب دوسرے نکتہ کا تجزیہ کریں یعنی "اس کی اطاعت میں کسی کو شریک نہ کرنا" حضرت مسیح موعودؑ اس انتہائی اخلاص کی اطاعت کرنے والے کی دعا اور حالت عبادت نیز روحانی منازل طے کرنے کا ذکر یوں فرماتے ہیں کہ وہ "غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح آستانہ الوہیت پر سر رکھ دیتی ہے"
(برکات الدعا ص ۱۰)

پس حالتِ نماز میں ایک ایسا درجہ بھی آتا ہے کہ انقطاعِ تام کا عالم ہوتا ہے اور بارگاہ الوہیت میں وحدہٗ لا شریک کا وجود ہی نظر آتا ہے اور یہ انقطاعِ تام ایسے اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے کہ وہ حالتِ نماز میں گویا نہ صرف اس جہان سے منقطع ہوتا ہے اور خود کو اردگرد کے ماحول میں شریک نہیں پاتا

۳۔ توحید علمی فی حقوق العباد۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ خداتعالیٰ کے سامنے بنی نوع انسان کو اپنے جیسا کمزور اور لاشئے محض سمجھنا اس کی واضح مثالیں ہمیں نماز میں ملتی ہیں جب بندہ نہ صرف اپنے آپ کو کمزور اور لاشئے محض سمجھ رہا ہوتا ہے بلکہ اپنے جیسے ہر دوسرے انسان کو اتنا ہی بے بس پاتا ہے تبھی تو نماز کے جزوِ اعظم سورۃ الفاتحہ میں دعا کے تمام صیغہ جات جمع کے ہیں اور نعبد نستعین کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ انسان نہ صرف خود خدا کی عبادت سے اسکی مدد کا محتاج ہے بلکہ ہر دوسرے انسان کو کمزور اور لاشئے محض سمجھتے ہوئے اس کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ کی استعانت طلب کر رہا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کی خاص رحمت کے بغیر نہ تو وہ خود سیدھا راستہ پا سکے گا اور نہ ہی کوئی اور انسان۔ اسی لئے وہ دعا میں اھدنا الصراط المستقیم یعنی ہمیں سیدھے راستے پر ہدایت دے، کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

۴۔ توحید عملی فی حقوق العباد:۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ یہ احساس رکھنا کہ خداتعالیٰ نے دوسرے انسانوں کے حقوق مجھ پر قائم کئے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ احساس بھی نماز کے سہارے پروان چڑھتا ہے۔ ایک تو نماز جو خود ایک خاص دعا ہے، کا سارا رنگ اجتماعیت کا ہے جس کی مثالیں اوپر دی جا چکی ہیں اور یہ انسانی پر حقوق انسانی کے قائم ہونے کی دلیل ہے اور پھر صرف دلیل ہی نہیں بلکہ اسی طرح دعا کرنا خود انسان کو حقوق انسانی کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے جو اُس پر خداتعالیٰ کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں۔

مثال کے طور پر انسان نماز میں محض یہ نہیں کہہ دیتا کہ ربّ اجعلنی مقیم الصلوٰۃ بلکہ فوراً اپنی ذریت کو بھی اس میں شامل کرتا ہے کیونکہ اس کا گھر بار اور تمام لوگ جو اس کے زیر اثر ہیں ان کے لئے ذریت کا حکم رکھتے ہیں اور ان کا اس پر حق ہے۔ پس وہ لازماً کہتا ہے ومن ذریتی اور پھر دوسرے لوگوں کے اسی حق کو پہچانتے ہوئے ان سب کی طرف سے اس سلسلے میں قبولیت دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہتا ہے ربنا و تقبل دُعاء۔ پھر نہ صرف ربنا اغفرلی میں اپنی مغفرت کا خواہاں ہے بلکہ دیگر انسانوں یعنی والدین اور تمام مومنوں کا اپنے اوپر حق سمجھتا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

پس انسان کو انسانی حقوق کیطرف متوجہ کرنے کا کام بھی نماز ہی انجام دیتی ہے۔

۵۔ توحید علمی فی حقوق نفس۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ نفس امّارہ کے رذائل سے چوکس رہنا اور اپنے نفس کو بڑا کمزور سمجھنا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز ہی ہے جو ہمیں اپنے نفس امّارہ کے رذائل کا احساس دلاتی ہے اور اسے بہت کمزور اور غلطی خوردہ کر کے ہمیں دکھلاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے ..... تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

۶۔ توحید عملی فی حقوق نفس:۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ دل کو غیر اللہ سے بالکل خالی کر دینا اور اس چیز کی بہترین تربیت نماز میں ملتی ہے کہ جس کے ہر لمحہ میں انسان یہ کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ اس کے دل میں خدا کے سوا کسی اور کا خیال اور وسوسہ پیدا نہ ہو۔

؎ لہٰذا ثابت ہوا کہ توحید حقیقی کہ چھ جلووں میں سے ہر ایک نماز کی روح اور فلاسفی پر منطبق ٹھہرتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال وسیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۳۵۳

میں عبدالمنان ولد عبدالرحمٰن صاحب قوم درانی پیشہ طبابت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ۵ مرلے سکنی زمین واقع دارالعلوم ربوہ (۲) ۱۸ مرلے سکنی زمین واقع محلہ جیون پورہ شیخوپورہ مالیتی -/۳۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالمنان سکنہ آنبہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: مولوی عبدالرحمٰن آنبہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: صلاح الدین آنبہ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۳۵۴

میں گل شیراں بیگم بیوہ ابراہیم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۔ زرعی زمین چار کنال واقع ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی ۱۰۰۰/۰۰ روپے
۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولے مالیتی ۵۴۰/۰۰
۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی ۱۰۰/۰۰
حق مہر وصول شدہ جس سے مشین سلائی خریدی تھی ۱۲۰/۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: گل شیراں بیگم سکنہ ڈیریانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: میاں عبدالغفور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: محمد یوسف خان سیکرٹری تحریک جدید۔ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۳۵۵

میں منور احمد خان ولد محمد اشرف صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منور احمد خان جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: محمد احمد جلیل سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ
گواہ شد: مبارک احمد قمر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۵۶

میں ریاض احمد بٹ ولد غلام محمد صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ریاض احمد بٹ ولد غلام محمد صاحب دارالنصر غربی۔ ربوہ
گواہ شد: غلام محمد دارالنصر غربی ربوہ
گواہ شد: عبدالرزاق جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۵۷

میں عبدالرزاق گجراتی ولد غلام محمد صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ ۵/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت نافذ فرمائی جائے

العبد: عبدالرزاق گجراتی جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: محمد دین ناز ولد احمد الدین صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: عبدالرزاق ولد حاجی میاں دانا صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۵۸

میں اعجاز اللہ ولد احسان اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اعجاز اللہ۔ شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار جڑانوالہ
گواہ شد: خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی جڑانوالہ
گواہ شد: محمد طفیل سیکرٹری امور عامہ جڑانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۵۹

میں محمد اشرف اسحٰق شاہد ولد محرم دین صاحب قوم گوجر پیشہ وقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد اشرف اسحٰق شاہد وکالت تبشیر ربوہ
گواہ شد: محمد انیس الرحمٰن صادق شاہد بنگالی۔ وکالت تبشیر ربوہ۔
گواہ شد: عطاء اللہ کلیم سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۶۰

میں خلیل احمد مبشر ولد چوہدری ناظر علی صاحب قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن R.B 6/7 حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: خلیل احمد مبشر شاہد معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ
گواہ شد: عطاء اللہ کلیم سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ
گواہ شد: محمد انیس الرحمٰن صادق شاہد بنگالی معرفت حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمپیوٹر ــــــ خودکار مشین

کمپیوٹروں کی ترویج سے متعلق ان دنوں کراچی میں آر سی ڈی کے زیر اہتمام جو مذاکرہ ہو رہا ہے اس کے شرکاء نے متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ کمپیوٹروں کے استعمال سے قومی معیشت، معاشرت اور صنعت کے بارے میں منصوبے مرتب کرنے اور صحیح اور متوازن مالی پالیسیاں وضع کرنے میں بڑی آسانی ہو جائے گی انہوں نے زور دیا کہ آر سی ڈی کے رکن ممالک ترکیہ، ایران اور پاکستان میں کمپیوٹروں کو رواج دینے کی خاطر مقامی افراد کی تربیت کا انتظام کیا جانا چاہئے

کمپیوٹر (خودکار مشینیں) ہماری زندگی کا جزو بن رہی ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے یہ مشینیں انسانی محنت اور وقت بچانے کی غرض سے ایجاد ہوئی تھیں اور تجربہ شاہد ہے کہ ان مشینوں نے فی الواقع بڑی اہم ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ ان کے استعمال میں اضافے کے سبب دنیا ایک نئے صنعتی انقلاب سے دوچار ہے۔ یہ مشینیں اعداد و شمار جمع کر کے انہیں ترتیب دینے حساب کتاب کرنے اور کئی دوسرے کام کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔ جو کام پہلے مہینوں بلکہ سالوں میں مکمل ہوتے تھے یہ مشینیں انہیں چند لمحوں میں کر دکھاتی ہیں اور پھر ان سے غلطی سرزد ہونے کا بھی کوئی امکان نہیں ہوتا۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے شاید یہ مثال مفید ثابت ہو کہ بوسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر جی ایس ہاکنز نے ایک قدیم عمارت کا عہد تعمیر معلوم کرنے کے لئے کمپیوٹر سے مدد لی تو ایک منٹ میں ساری تفاصیل مہیا ہو گئیں۔ ویسے یہ معلومات حاصل کرنے میں ساٹھ برس کا عرصہ بھی ناکافی ہوتا۔ کمپیوٹر نہ صرف محنت بچاتے ہیں بلکہ ایسے ایسے کام کر دکھاتے ہیں جن کی تکمیل کے لئے ایک عمر چاہیئے کمپیوٹر تجارت صنعت، طیاروں ریلوں، گاڑیوں ٹریفک انجینئرنگ منڈیوں منڈیوں کے اتار چڑھاؤ اور سرمایہ کاری سے متعلق معلومات کی فراہمی منصوبہ بندی شماریات حتیٰ کہ نئے کمپیوٹر بنانے میں عام استعمال ہونے لگے ہیں کھیتی باڑی سائنسی معلومات کے تجزیئے، جرائم کی تفتیش کے سلسلے میں بھی ان سے مدد لی جانے لگی۔ جنگ کی صورت میں انہیں دشمن کی جنگی چالیں سمجھنے حملے کا منصوبہ بنانے۔ دفاعی انتظامات کرنے غرض تمام امور کے لئے بروئے کار لانے کا قوی امکان ہے اور جیسا کہ قرآن سے ظاہر ہے کہ خدا نخواستہ اگر تیسری عالمی جنگ چھڑی تو یہ جنگ اصلاً یہ کمپیوٹر ہی لڑیں گے۔ اور اگر کوئی بچا بھی تو وہ بھی کمپیوٹر ہی ہوں گے

ایسے کمپیوٹر بھی بن گئے ہیں جو مختلف کھیل بڑی خوبی سے کھیلتے ہیں۔ کمپیوٹر ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں کر لیتے ہیں۔ روسی سائنس دانوں نے ایک کمپیوٹر بنایا ہے جو تحریر پڑھتا ہے اگر قواعد مقرر ہو جائیں تو کمپیوٹر ہر کام انجام دے سکتے ہیں اسی خیال کے پیش نظر یہ توقع کی جا رہی ہے کہ آئندہ امراض کی تشخیص اور نفسیاتی تجزیئے کے لئے کمپیوٹروں ہی سے مدد لی جایا کرے گی فنون لطیفہ کے بارے میں بھی ان مشینوں نے بڑی خدمت انجام دی ہے وہ یہ کہ مختلف قدیم دستاویزوں اور نوادر کا عہد ہی متعین نہیں کیا بلکہ ان میں سے اصل اور نقل کو بھی الگ الگ کر کے دکھایا۔ کمپیوٹروں کو گانا بھی سکھایا جا رہا ہے موسیقار کمپیوٹر بھی تیار کئے جا رہے ہیں مشہور ریاضی دان ناربرٹ وینیز کا کہنا ہے کہ انسان کو سب سے بڑا خطرہ اپنی ہی بنائی مشینوں سے ہے عین ممکن ہے کہ مشینی انسان اور دوسری تعلیم یافتہ مشینیں کسی روز انسان کے قابو سے باہر ہو جائیں گے انہوں نے یہ نظریہ مسترد کر دیا کہ مشینیں کبھی کامل نہیں ہو سکتیں بلکہ اصل صورت یہ ہے کہ وہ اپنے بنانے والوں کی فکری حدود سے باہر نکل سکتی ہیں حساب کتاب کرنے والی عام مشین ہی کو لیجئے وہ انسان سے کہیں تیزی اور محنت سے اپنا فرض انجام دیتی ہے۔ انسانی حرکات و سکنات کی سست رفتاری کے سبب ان مشینوں کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ مزید ترقی پانے کے بعد وہ اقتصادی معاملات میں بھی عمل دخل حاصل کر لیں گی اور جب ایک بار انسان نے انہیں کام پر لگا دیا تو یہ عین ممکن ہے کہ ہوش ہونے تک

والدین، ناظمین و مربیان اطفال سے ضروری گزارش

جملہ ناظمین و مربیان اطفال سے ضروری گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس کے تمام اطفال کو وقف جدید میں شامل کریں۔ اور ماہ مارچ کی رپورٹ میں وعدہ اور ادائیگی کا ضرور ذکر فرمائیں۔ والدین سے گزارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کی طرف سے وقف جدید کا وعدہ لکھوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترمہ مسز طالپر معرفت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جیکب آباد کی ہماری ادویات کے متعلق رائے

"آپ کے ہاں سے جو دوائیں منگوائیں تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فائدہ مند نکلیں ڈی۔ سی صاحب کی داڑھ میں تکلیف تھی اور کسی ڈاکٹر کی دوا سے فائدہ نہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر کہتے تھے اس کا علاج سوائے نکلوانے کے کچھ نہیں۔ لیکن آپ کے تیار کردہ منجن سلطانی نے حیرت میں ڈال دیا۔ لگاتے ہی آرام آگیا۔ اب منجن تقریباً ختم ہونے پہ ہے دو بوتلیں اور بھجوا دیں۔"

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے المنار دواخانہ۔ ربوہ

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں تشریف لایئے

جو فائدے یہاں ہیں وہ کہیں نہیں

چار اہم خصوصیات جن کی بنا پر پوسٹ آفس سیونگ بینک کو ترجیح دینی چاہئے

- یہاں منافع کی شرح سب سے زیادہ ہے:۔
سیونگ اکاؤنٹ پر ½۵ فیصد
ایک، دو اور تین سال کے میعادی کھاتے پر علی الترتیب ۶، ½۶ اور ۷ فیصد
سات سال کیلئے جمع کی جانے والی رقوں پر ۱۳ فیصد سے زائد منافع
- تمام منافع انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔
- صرف دو روپے کی معمولی رقم سے حساب کھولا جا سکتا ہے۔
- یہ آپ کی جانی پہچانی جگہ ہے اور آپ سے قریب

بچت کیجئے

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Adarts

ماہ مارچ کے دوران تعلیم الاسلام کالج میں منعقد ہونیوالی متعدد تقاریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزم اردو کے اجلاس میں چیئرمین سرگودھا بورڈ محترم ڈاکٹر صفدر حسین صاحب کی تقریر

کالج یونین کے سولہویں بین الکلیاتی مباحثات۔ بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ کا اعزاز

ربوہ ــــ ماہ مارچ کے دوران تعلیم الاسلام کالج میں متعدد اہم تقاریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ ان میں محترم ڈاکٹر صفدر حسین صاحب چیئرمین سرگودھا بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی زیر صدارت بزم اردو کی ایک خصوصی نشست، کالج یونین کے سولہویں بین الکلیاتی مباحثات، چھبیسویں سالانہ کھیلیں اور فضل عمر ہاسٹل کی سالانہ تقریب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں کالج کی باسکٹ بال ٹیم نے بورڈ کے انٹر زونل مقابلہ جات کا فائنل مقابلہ جیت کر بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ کا خصوصی اعزاز حاصل کیا ان تقاریب اور باسکٹ بال میں نمایاں کامیابی کی مختصر رپورٹ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:۔

بزم اردو کی خصوصی نشست

بزم اردو کی ایک خصوصی نشست ۱۶ر مارچ کو ڈاکٹر صفدر حسین صاحب چیئرمین بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کی زیر صدارت ساڑھے چار بجے شام شروع ہوئی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جو مشہود الحق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مہمانِ خصوصی نے مسعود احمد خان دہلوی ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ کو "داغ کی زبان اور ان کا انداز بیان" پر مقالہ پڑھنے کی دعوت دی۔ آپ نے اپنے ٹھوس اور پُرمغز مقالہ میں علی الخصوص محاوراتِ داغ پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا اردو میں لفظ بات کم و بیش ستر معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور لاتعداد محاورات نے اس کی کوکھ سے جنم لیا ہے داغ کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے لفظ بات سے نکلنے والے تقریباً تمام محاوروں کو اپنے اشعار میں باندھ کر ان کے مفہوم کو بڑی خوبی اور عمدگی سے واضح کیا ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے داغ کے متعدد اشعار پیش کئے علاوہ ازیں انہوں نے داغ کے کلام میں سے صنعت تکرار، صنعت تضاد اور ایک ہی لفظ کو بیک وقت مختلف معانی میں استعمال کرنے کی صنعت کے نہایت دلکش اور نادر نمونے پیش کر کے کلام داغ کے لسانی محاسن کو بہت دلنشین انداز میں واضح کیا یہ مقالہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بہت پسند کیا گیا۔

اس مقالہ کے بعد مہمانِ خصوصی ڈاکٹر صفدر حسین صاحب چیئرمین بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا نے اپنے صدارتی ارشادات میں فرمایا کہ اردو زبان کی عمر اگرچہ تین صد سال سے زیادہ نہیں ہے تاہم معانی و مطالب کے لحاظ سے یہ اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے اور ہر قسم کے افکار و جذبات اور علمی اور سائنسی نظریات کو بطریق احسن ادا کرنے کی صلاحیت اس میں موجود ہے اسی لئے دیگر مقامی زبانوں کے مقابلہ میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اردو کے نامور شاعر داغ دہلوی مرحوم کی زبان اور انداز بیان پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے کلام داغ کی فنی خوبیوں اور اس کے لسانی محاسن پر روشنی ڈالتے ہوئے زبان اردو کی جامع لغت مرتب کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ داغ ایسے اساتذہ کے کلام سے استفادہ کرتے ہوئے اگر اردو کی جامع لغت تیار کی جائے تو یہ ۲۰، ۲۵ جلدوں سے کم میں مرتب نہ ہوگی۔ آپ نے طلباء کو اردو پر عبور حاصل کرنے کے لئے اس کے عظیم ادبی سرمایہ سے استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے بزم اردو کی اس خصوصی نشست کے اختتام پر ڈاکٹر نصیر احمد خان ایم۔ ایس سی پی ایچ ڈی صدر شعبہ فزکس کے ہمراہ ایم ایس سی فزکس کی لیبارٹریز کا معائنہ فرمایا۔

بین الکلیاتی مباحثات

تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹس یونین کے سولہویں کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات ۱۷۔ ۱۸ مارچ کو اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوئے۔

انگریزی مباحثہ میں جس میں قرارداد HUMANITY IS SUFFERING FROM SCIENCE موضوع بحث تھی ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور نے حاصل کی۔ انفرادی انعامات میں اول و دوم انعام کا حقدار علی الترتیب گورنمنٹ کالج لاہور کے میر اعجاز اور عمران اسلم کو قرار دیا گیا جب کہ سوم انعام پنجاب یونیورسٹی کے طاہر محمود نے حاصل کیا۔

اردو مباحثہ ۱۸ر مارچ کو تین بجے سہ پہر کالج ہال میں شروع ہوا اس میں قرارداد زیر بحث تھی "پاکستان کی قیادت طلبہ کو ملنی چاہیئے"

اس مباحثہ میں بیس سے زائد کالجوں کی ٹیموں نے شرکت کی ان میں پنجاب یونیورسٹی لاہور گورنمنٹ کالج لاہور، ایم اے او کالج لاہور، اسلامیہ کالج لاہور، گارڈن کالج پنڈی اور گورنمنٹ کالج چارسدہ قابل ذکر ہیں منصفین کے فیصلہ کے مطابق پنجاب یونیورسٹی کے افتخار رانا اول انعام کے حقدار قرار دیئے گئے جب کہ دوم اور سوم انعام علی الترتیب گارڈن کالج راولپنڈی کے تنویر فاروق اور گورنمنٹ کالج لاہور کے رب نواز نے حاصل کیا۔

منصفین کے اس فیصلہ کے اعلان کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے انعام حاصل کرنے والے طلبہ میں طلائی و نقرئی تمغے تقسیم کئے۔

بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کالج کی باسکٹ بال ٹیمیں ملک گیر شہرت کی حامل ہیں کالج کی بورڈ باسکٹ بال ٹیم نے زونل چیمپئن شپ جیتنے کے بعد انٹر زونل چیمپئن شپ کے مقابلوں میں شرکت کی۔ انٹر زونل چیمپئن شپ کے یہ مقابلے ۲۹۔ ۳۰ر مارچ کو پی اے ایف سرگودھا کی گراؤنڈ میں کھیلے گئے۔ ہمارے کالج کی ٹیم کے کھلاڑیوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر کے بورڈ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم سیمی فائنل مقابلہ میں گارڈن کالج راولپنڈی کی ٹیم کو ۴۳ کے مقابلہ میں ۴۷ پوائنٹس سے ہرا کر فائنل میں پہنچی۔ فائنل مقابلہ میں میونسپل کالج لائل پور کی ٹیم مد مقابل تھی۔ فائنل مقابلہ کے درمیانی وقفہ تک ہمارے کالج کی ٹیم کو صرف ایک پوائنٹ کی فوقیت حاصل تھی اس وقت دونوں ٹیموں کا سکور ۲۸۔ ۲۹ تھا۔ وقفہ کے بعد میونسپل کالج لائل پور کے جاندار اور مضبوط کھلاڑی تعلیم الاسلام کالج کے ان نوعمر کھلاڑیوں کی پھرتی کا مقابلہ نہ کر سکے اور دیکھتے ہی دیکھتے سکور کا درمیانی فرق جو وقفہ تک صرف ایک تھا مسلسل بڑھنے لگا۔ اور بالآخر تعلیم الاسلام کالج نے یہ میچ ۵۰ کے مقابلہ میں ۵۹ پوائنٹس سے جیت کر انٹر زونل چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کر لیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ سرگودھا بورڈ چیمپئن شپ کا اعزاز ابھی تک کوئی کالج ہمارے کالج سے نہیں چھین سکا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ان کھلاڑیوں پر مشتمل تھی اعزاز رسول (کیپٹن) داؤد احمد، سعید شکیل احمد سعید احمد، عبدالمتین رشید احمد۔ وسیم احمد شاکر۔ مرزا حفیظ احمد۔ ابرار احمد منصور ساہی۔

۲۶ ویں سالانہ کھیلیں۔

کالج کی چھبیسویں سالانہ کھیلیں ۱۴، ۱۵ر مارچ کو اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوئیں جن میں سو میٹر دوڑ، دو سو میٹر دوڑ، چار سو میٹر دوڑ۔ چار ہزار میٹر دوڑ۔ پول والٹ۔ ہائی جمپ لانگ جمپ۔ شاٹ پٹ۔ ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ۔ تھری لیگ ریس۔ سیک ریس شامل ہیں۔ عبدالبصیر خورشید نے سب سے زیادہ انعام حاصل کئے اور سال رواں کے بہترین کھلاڑی قرار دیئے گئے۔ کھیلوں کے اختتام پر مکرم ایم اے انور ڈی پی ای۔ نے کھیلوں سے متعلق کارکردگی کی مختصر رپورٹ پیش کی اور آخر میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل نے انعامات تقسیم فرمائے

فضل عمر ہوسٹل کی سالانہ تقریب

۲۴ر مارچ کو بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل کی سالانہ تقریب اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوئی۔ دعوت طعام کے بعد طلباء ہوسٹل نے ہلکا پھلکا مزاحیہ پروگرام پیش کیا جس کے اختتام پر "کامن روم" کے انڈور گیمز میں امتیاز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں اور ٹیموں میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن نے انعامات تقسیم فرمائے۔

(عرفان احمد خان۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲